5فروری 2014

کیا وزیر اعظم نے کالیجیم کو ختم کر دیا ہے؟

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

بہت سے عام عہدوں کے لیے تقرر کرتے وقت یہ امید کی جاتی ہے کہ ان میں کسی طرح کی جانب داری نہیں کی جائے گی۔ سرکار ایک سیاسی ادارہ ہے۔ سرکار میں سیاسی منتظمین کے ذریعہ جو تقرر کیا جاتا ہے وہ اعتماد پیدا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اسی وجہ سے متعدد تقرریوں سے متعلق ایگزیکیٹو ڈیویژن یا کولیجیم (امتیازی عہدہ اور با اختیار افسران کا گروپ) کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس وقت قومی حقوق انسانی کمیشن (این ایچ آر سی) کے صدر اور ممبران، چیف ویجیلنس کمشنر، سی آئی سی اور انفارمیشن کمشنر نیز اب لوک پال بل کے چیر مین اور ممبران کا تقرر ایک کالیجیم کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک تقرر کے لیے کالیجیم الگ الگ طریقے سے قائم کیا گیا ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن رہنما ہر ایک تقرر سے وابستہ ہوتا ہے۔ یہاں تک این ایچ آر سی کے لیے راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر بھی کالیجیم کا ممبر ہوتا ہے۔

چونکہ وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی معیاد ختم ہونے والی ہے، اس لیے اب وقت آ گیا ہے کہ جب وہ کالیجیم نظام کو ختم کرنے کے لیے انھوں نے جو کچھ بھی کیا اس کے بارے میں خود فکر کریں۔ انھوں نے وضاحت کا معمہ اختیار کیا لیکن وہ بہت زیادہ سیاسی رہے۔ این ڈی اے کے دور اقتدار میں جب جناب اٹل بہاری واجپائی ملک کے وزیر اعظم تھے، اس وقت صرف ایک موقع تھا جب ایک تقرر پر دو لیڈروں پر اپوزیشن نے عدم اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ محترمہ سونیا گاندھی اور ڈاکٹر منموہن سنگھ نے این ڈی اے کے ذریعہ تقرر این ایچ آر سی کے صدر کے تقرر سے عدم اطمینان ظاہر کیا تھا۔ یقینی طور پر این ایچ آر سی کے صر کے طور پر جسٹس کے ایس ورما کے تقرر پر اپنے لیڈر کے ساتھ اعتراض اٹھانا ڈاکٹر سنگھ کے لیے شرمندہ کرنے والی بات تھی۔ اس وقت اس عہدے کے لیے جسٹس ورما سے بہتر اور کوئی امیدوار نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کی رضامندی سیاسی بدلے سے تعبیر تھی۔

وزیر اعظم کے طور پر وہ سی وی سی کے طور پر ایک خراب شبیہ والے شخص کا تقرر کرنا چاہتے تھے۔ میری معاون اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کی لیڈر محترمہ سشما سوراج نے اس پر عدم اطمینانی کا اظہار کیا۔ اس کی عدم اطمینانی کو قبول کرتے ہوئے سی وی سی کے تقرر کو مسترد کر دیا گیا۔

حالانکہ لوک پال قانون میں چار ممبران کو پانچویں ممبر کے تقرر کا حق دیا گیا ہے۔ چار ممبران کا حق کمیٹی کے سات ممبران کا انتخاب کرنے کے لیے محدود کر دیا گیا۔ راجیو گاندھی فاؤنڈیشن کے اعلیٰ عہدیداران معروف ماہر قانون موہن گوپال کو شامل کیا گیا ہے۔ محترمہ سوراج نے تجویز دی تھی کہ موجودہ معروف ماہرین قانون میں سب سے تیز شخص کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے سابق چیف جسٹس محترم فلی ایس ناریمن، جناب سولی سوراجی، جناب کے پاراسرن اور جناب ہریش سالوے کے ناموں کی تجویز دی تھی۔ محترمہ سوراج جسٹس ایم این وینکٹ چلیا اور جناب کے کے وینوگوپال کے نام پر بھی متفق تھے۔ وزیر اعظم نے من بنا لیا تھا کہ صرف جناب پی پی راؤ کے نام پر ہی غور کیا جائے گا۔ محترمہ سوراج کے ذریعہ تجویز کیے گئے کسی بھی نام پر غور نہیں کیا گیا۔

جناب پی پی راؤ قابل احترام شخصیت ہیں۔ وزیر اعظم کے اڑے رہنے کے وجہ سے ہی کسی دوسرے نام پر غور نہیں کیا جا سکا اور حکومت کی دلچسپی صرف پی پی راؤ میں ہی تھی جس سے مجھے اس کے ارادوں پر شبہ ہوتا ہے۔ کالیجیم میں کسی چیف جسٹس یا اس کے ذریعہ کیے گئے نامزدگی کے ہونے کا مقصد توازن برقرار رکھنا ہے۔ عام طور پر الگ الگ رائے کو دیکھتے ہوئے نامزدگی سے امید کی جا رہی تھی کہ وہ کچھ مشکل نام سامنے رکھیں گے جو بھی لوگوں کو قبول ہوگا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

وزیر اعظم کے طور پر ڈاکٹر سنگھ کا دور جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ مختلف اداروں میں متعدد عام عہدوں پر تقرر کر کے انھوں نے کالیجیم کو نقصان پہونچایا۔ ان لوگوں میں سے ایک ہونے کی وجہ سے جو لوک پال قانون کا مسودہ تیار کرنے میں سرگرم طور پر شامل تھے۔ میں نے غور کرنا شروع کیا کہ کیا لوک پال بل کی تقرری کو الٹنے کے لیے کالیجیم نظام کو آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے اس کا تقرر پہلے ہی لوک پال کو جیسے ادارے کو نقصان پہونچایا ہے۔